Brown Book

UNIVERSAL LIBRARY
OU_226387
UNIVERSAL LIBRARY

الحمد لله

عند ذکر الصالحین تتنزل الرحمۃ

حق تالیف محفوظ ہے

کوئی قصد طبع نفرمایں

۹ھ گل بہشتی ۱۳

حالات

حضرت خواجہ معین الدین چشتی

[illegible] ماہ محرم

[illegible] ہجری نبوی

مطبع انوار محمدی لکھنؤ میں چھپی

باہتمام محمد تیغ بہادر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

آلہی بہت درد پہلوین ہے
دوا کیا شفا تیرے قابوین ہے

سیہ دل ہے میرا جگر کیطرح
سبک آنکھو نمین ہون نظر کیطرح

میری تیرہ بختی اوٹھائے جو سر
بنے قرص خورشید داغ جگر

سیہ دل ہی سیہ رو سیہ کار ہون
قلم کیطرح سینہ افگار ہون

تصور ترا ہر گھڑی پاس ہے
سر فکر ہے زانو یاس ہے

کرون عرض مطلب یہ طاقت نہین
مجھے آرزو کی لیاقت نہین

تمنا سے دل مصلحت ساز ہے
خجالت حجاب رخ راز ہے

اگرچہ ہی یاس اپنے اعمال سے
توقع ہے تیرے افضال سے

تری عام رحمت سے امید ہے
بد و نیک پر نور خورشید ہے

گل ترکہ سو کہا ہوا خار ہے ۔ تری ابر رحمت سے سرشار ہے

کہون کس سے حال دل بیقرار ۔ سوا تیرے ہے کون پروردگار

ذرا گوشۂ چشم سے کر نظر ۔ مرے حال پر اپنے افضال کر

جو تو رب غفار مشہور ہے ۔ مرا نام بھی عبد مغفور ہو

سہارا جسے تیری رحمت کا ہو ۔ وہ کیونکر ہدف تیر زحمت کا ہو

مجھے طاقت رنج و غم بس نہین ۔ اوٹھاؤن مصیبت مین بیکس نہین

کرم کر مری حالت زار پر ۔ نظر کر نہ افعال و کردار پر

تصور کو آئینۂ نور کر ۔ مرے دل سے زنگ دوئی دور کر

ہجوم غم و درد دل مین رہے ۔ محبت تری آب و گل مین رہے

دم نزع ہو فیض تائید سے ۔ زبان آشنا رمز توحید سے

بدی سے بچا نیک توفیق دے ۔ دل خالص و چشم تحقیق دے

جو بولون تو لب پہ ترا ذکر ہو ۔ جو خاموش بیٹھون ترا فکر ہو

پڑین عقدے جس وقت افتاد کے ۔ توجہ کرین ناخن امداد کے

کسی سے کبھی حاجت دل نہو ۔ مری آنکھ کشتی سائل نہو

طبیعت ہو یکسو بد و نیک سے ۔ ہوائے تعلق رہے ایک سے

بنے خضر توفیق تا حشر نام
رہوں نہی منکر سے تائب مدام

ضرورت بیان مطالب نہین
کرون راز افشا مناسب نہین

یہ داغ جگر شکل دینار ہو
ہر اک دوست دشمن خبردار ہو

عیان درد قلب جگر تجکو ہے
سوا مجہسے میری خبر تجکو ہے

بر آئین دلی آرزوئین مری
ٹہکانے لگین جستجوئین مری

دل آئینہ نور توحید ہو
الٰہی میسر ترے دید ہو

سدا پا رہون پائمال نبی
بحق نبی بہر آل نبی

برنگ درم دلفگاری رہے
روان سکۂ چار یاری رہے

حمد و نعت

نور جان نور قلب نور نگاہ
نعرۂ لا الہ الا اللہ

وہی محبوب اور وہی معبود
وہی مقصود اور وہی موجود

لَیْسَ فِی الْمُلْکِ غَیْرُہٗ اَحَدٌ
صَمَدٌ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

پہر کوئی دم جو دل کو ہوش آئے
بحر عشق نبی مین جوش آئے

شعلہ افشان ہو برق مشتاقی
نہ رہے غیر مصطفے باقی

وہ محمد کہ جن پہ جان نثار
بلکہ عالم تمام ہژدہ ہزار

دل سے اون پر ہو سو ہزار درود — بے عدد اور بے شمار درود
عشق اصحاب و آل دلمین ہے — یہ عجب شعلہ آب و گل مین ہے
وہ ابو بکر صادق و اصل — وہ عمر فارق حق و باطل
وہ حیا پیشہ شاہ ذوالنورین — وہ علی معرفت کے نورالعین
جو ہر جان جو ہے خیال نبی — کھپ گئے دلمین شکل آل نبی
میرے ہادی ہین میرے پشت پناہ — چاہنے والے تیرے ای اللہ
مین اگر قابل حضور نہین — پر ترے آستان سی دور نہین
عشق مین تیرے مٹنے والون پر — ہے فدا جان سے دل مضطر
جن سے یہ خاکدان ظلمانی — ہے برنگ سپہر نورانی
جنکے محکوم سب خدائی ہے — فرش سے عرش تک رسائی ہے
کون وہ خواجہ معین الدین — شاہ ہین جنکے خادم مسکین
خواجۂ چشت شاہ ہندولی — وہ نظر کردہ نبی و علی

ذکر نسب شریف حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ

پلا ساقیا ساغر نور بار — گل افشان ہو مستیونکی بہار

وہ مے دے کہ زندہ دل مردہ ہو
کچہ ایسی پلادے کہ اڑ جائین ہوش
ہوس دلمین کوئی نہ باقی رہے
نہ آئے تصور مین جز روی دوست
بلائی دوے پاس سے دور ہو

وصی پیغمبر کی پس خوردہ ہو
کرون سجدہ سوے در میفروش
فقط آرزو تیری باقی رہے
بنے قبلۂ جان و دل کوی دوست
بہم ذاکر و ذکر و مذکور ہو

آپ والدہ بزرگوار کیطرف سے جگر گوشۂ امام مظلوم شہید کربلا ہین اور مادری سلسلے نورعین نظر حضرت امام حسن مجتبےٰ ہین حضرت ولی ہند خواجہ معین الدین بن مولانا غیاث الدین احمد حسن سنجری بن سید حسین بن احمد نجم الدین طاہر بن سید خواجہ عبدالعزیز بن سید محمد مہدی بن حضرت امام حسن عسکری بن حضرت امام نقی بن حضرت امام تقی بن حضرت امام موسیٰ کاظم بن حضرت امام محمد جعفر صادق بن حضرت امام محمد باقر بن حضرت امام زین العابدین بن حضرت امام حسین بن حضرت شیر خدا علی مرتضی اور لخت جگر حضرت سیدۃ النسا فاطمۃ الزہرا بنت سید المرسلین رحمۃ اللعالمین حضرت محمد مصطفٰے احمد مجتبیٰ صلوات اللہ علیہ وعلی آلہ بعدد حسنہ و جمالہ اور اسیطرح نسب ارشاد یعنے سلسلۂ پیران طریقت حضرت باب علم نبی پیشوای

ہر دلی برگزیدہ اصحاب ابوتراب علے کرم اللہ وجہ سے ملتا ہے اوسکی تفصیل
وتشریح کی توکچہ حاجت نہ تھی ہندوستان کی خانقاہین اورمشائخ کبار کے
شجرے انہین کے پیران طریقت سے نورانی ہین لیکن بغرض تبرک ملفوظات
جناب مخدوم شیخ عبدالحق ردولوی مولفہ حضرت شاہ عبدالقدوس گنگوہی
رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہی شجرۂ طیبہ حضرت خواجہ معین الحق والدین حسن سنجری
قدس سرہ حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ خواجہ حضرت حاجی
شریف زندنی قدس سرہ حضرت خواجہ قطب الدین مودود چشتی قدس سرہ
حضرت خواجہ ناصرالدین ابی یوسف چشتی قدس سرہ حضرت شیخ خواجہ ابومحمد چشتی
قدس سرہ حضرت خواجہ ابواحمد چشتی قدس سرہ حضر خواجہ ابی اسحاق چشتی
قدس سرہ حضرت خواجہ ممشاد علو دینوری قدس سرہ حضرت خواجہ ہبیرالبصری
قدس سرہ حضرت خواجہ حذیفۃ المرعشی قدس سرہ حضرت خواجہ ابراہیم ادہم بلخی قدس سرہ
حضرت خواجہ فضیل بن عیاض قدس سرہ حضرت خواجہ عبدالواحد بن زید قدس سرہ
حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ حضرت شیخ المشائخ شاہ مردان شیر یزدان حضرت
اسداللہ الغالب مطلوب کل طالب امیرالمومنین علی بن ابی طالب
کرم اللہ وجہہ حضرت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین سید الکونین

جد الحسن والحسین خواجہ عالم احمد مجتبی محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ واتباعہ وسلم
وطن مبارک شہر سجستان ہی ۵۳۷ھ مین پیدا ہوے اور پندرہ برس تک
اپنے پدر بزرگوار کے اغوش عاطفت مین پرورش پائی جب آپ کی والد
ماجد حضرت مولانا غیاث الدین جو اکابر مشایخ او ربزرگان طریقت سی تہے
جان بحق تسلیم ہوے اور متصل دروازہ شام مزار شریف بنایا گیا عموماً
زیارت کے جاتے ہی خلق خدا ظاہری حاجتین اور باطنی برکتین پاتے ہی
حضرت خواجہ روز و شب ذکر حق مین مشغول رہتے اور مقامات سلوک کے
سیر فرماتے ایکدن اپنے باغ مین تشریف فرما تھے ناگاہ ایک بزرگ جنکا
نام مبارک ابراہیم مجذوب تہا آئے حضرت خواجہ نے بڑھکر استقبال کیا بکمال
تعظیم و توقیر کسی درخت کے تلے بٹہایا اور میوہ ہاے تازہ پیش کش کیے
ابراہیم مجذوب وہ میوہ ہاے عمدہ بکمال سرور نوش فرماتے تہے اور خواجہ
صاحب باادب بیٹھے تھے کہ دریاے رحمت جوش مین آیا اور عنایت خاص
نے التفات فرمایا حضرت مجذوب نے چند گٹہلیاں دہن مبارک سی نکالکر
عطا فرمائین خواجہ صاحب نے منہ مین رکھلین اس تبرک کا منہ مین
جانا تہا کہ حجاب اوٹھے اسرار مخفی کہلے فیضان الہی نے دستگیری

کی غلبۂ عشق و جذب شوق نے دنیا و ما فیہا کو بہلا دیا جو آنکھوں سے مخفی تہا نظر آیا نظم

ایک گٹھلی نے باغ باغ کیا
عشق نے دل کو داغ داغ کیا
صاحب وجد باکمال ہوے
ایک گٹھلی سے یون نہال ہوے
وہ نظر تھی کہ عین رحمت تھی
چشمۂ موج خیز وحدت تھی
دل مین کیا آ گئی خدا جانے
ہوے سب لیسے اپنے بیگانے
سارا عالم نظر مین تنگ ہوا
دل مضطر کا اور رنگ ہوا
سب کو چھوڑا خدا کے ہو بیٹھے
اپنی ہستی کو آپ کہو بیٹھے

منقول ہی کہ ناگاہ ابراہیم دیوانہ سے حضرت خواجہ کا عجب حال ہوا تمام تعلقات چھوڑ دنیا و مافیہا سے منہ موڑ کر بانددہے طلب علم کا عزم کیا اسلیے کہ علم ظاہر زینۂ علم باطن ہے اور شریعت حجاب محجوب اگر وہین چھوڑ دیا محروم رہے کچہ نظر نہ آیا اور اس پردہ کو باقاعدہ اوٹھایا تو تماشائے روح افزا اور نظارہ دلفریب سے حظ دائمی پایا سیر و سفر کا شوق تلاش و تجسس کا ذوق پیدا ہوا نظم

بڑہی قلب مین ہوس آرزو
ہوئی منزل دوست کی جستجو
چہڑایا وطن شوق محبوب نے
دکہایا آثر فیض مجذوب نے

رفتہ رفتہ سمرقند مین گئے وہان سے بخارا مین آئے اور مولانا حسام الدین

بخاری کی خدمت مین حاضر ہوے چوبیس برس علوم ظاہری کی تحصیل و تکمیل مین مشغول رہے قران مجید کو حفظ کیا معقول و منقول مین فراغ حاصل ہوا اگرچہ عشق کی کشش محبت کی کوشش کیا جانتے تھے بظاہر کو کمال تھا مگر دل مین تو اور کچھ سمائی تھی جان مشتاق نے مجذوب کے لعاب دہن مین عجب چاشنی پائی تھی کشش اندرونی و جذب دلی عراق عجم لیے پہونچے وہان سے قصبۂ ہارون مین گذر ہوا شہر بغداد مین آئے ہر ایک سے اللہ والون کا پتا پوچھتے اور بزرگونکی خدمت مین جاتے ایک دن حضرت خواجۂ عثمان ہارونی رحمۃ اللہ علیہ حضرت سید الطائفہ جنید بغدادی کے مزار پاک پر حاضر تھے کہ خواجہ صاحب حاضر خدمت ہوے حضرت عثمان ہارونی نے فرمایا کہ دوگانہ نماز ادا کرو رکعت اول مین سورۂ فاتحہ ہزار بار اور سورہ اخلاص ایکبار دوسری رکعت مین سورہ فاتحہ ایک بار اور قل ہو اللہ ہزار بار پڑہو پھر قبلہ رو بٹھایا اور سورۂ بقر پڑہنے کو ارشاد ہوا پھر چوبیس بار سبحان اللہ پڑہنے کو حکم دیا اور اپ کا ہاتہ ہاتہ مین لیا اور کہا ترا بخدا ئے تعالے رسانم پھر تاج ولایت و کلاہ معرفت سر مبارک سے اور نثار کر خواجہ کو اوس خلعت سے سرفراز کیا اور ہزار بار سورہ

اخلاص پڑہنے کا حکم دیا اور فرمایا کہ یہی روز و شب کا مجاہدہ ہماری خاندان
کا ہے جائے اور عبادت مین بسر فرمائے حضرت خواجہ ارشاد کی تعمیل
کرکے بدل امیدوار و دیدۂ اشکبار جدائے محبوب مین بے تاب بیقرار حضور پیرومرشد
مین حاضر ہوئے اور باآدب سامنے بیٹھے ارشاد ہوا کہ آسمان کیطرف پہر
دریافت فرمایا کہ کہو کیا نظر آیا آپ نے کہا عرش معلے سے فرش ثرے تک
کوئی حجاب باقی نہ رہا پہر ارشاد ہوا آنکھہ بند کرو پہر کہا کہ کہولدو آپ نے اپنی
اونگلیان راست کرکے فرمایا بتاؤ اسمین کیا نظر آتا ہے خواجہ صاحب نے
عرض کی حضور پیرومرشد کی یہ اونگلیان ہین یا جام جہان نما کہ ہزدہ ہزار
عالم پیش نظر ہے آپ نہایت خوش ہوئے اور طالب صادق و مرید مخلص کے
استعداد کاملہ و صلاحیت نامہ سے مسرور ہوکر فرمایا معین الدین کار ت
بانجام یافت وہان ایک اینٹ پڑی تھی فرمایا اسے اوٹہاؤ وہ اینٹ زرین
ہوگئی آپنے اوسے فقرا و مساکین پر تصدق کیا بعدازان فرمایا تم ہمارے
پاس رہو ہمنے تمکو خدمت و حضوری مین قبول فرمایا ہمکو اپنی
تقدیر پر ناز ہے کہ تمسا طالب کامیاب و مرید رہنما ملا نظم

نگاہ کرم سے کیا ہند از | کہولے جملہ اسرار راز و نیاز

نظر پیر کی صیقل دل ہوئے
دوئی کا جو مضمون کا نور تہا
نہ یون مفت یہ بادشاہی ملی
نظر سے اوٹہے پردے اسرار کے

تمنا جو تہی دلمین حاصل ہوئی
حباب بدن گنبد نور تہا
خودی چہوڑدی تب خدائی ملی
دلون مین بڑہے جوش انوار کے

بعد ازان حضرت خواجہ عثمان ہارونی نے سفر کیا اور خواجہ بزرگ ہمرکاب تہے وہان سے بیت اللہ مین آئے حضرت پیر و مرشد آپ کا ہاتہ پکڑکے پردہائے کعبہ کے تلے کہڑے ہوے اور عرض کی ای رب معین الدین کو تجہے سونپا تو اپنے فضل و کرم سے مقبول فرما غیب سے آواز آئی ای عثمان ہمنے معین الدین کو قبول کیا مولانا شہاب الدین سے روایت کی ہی کہ مین بہی اوسوقت حاضر تہا کہ دفعۃً غیب سے آواز آئی معین الدین ہم تجہسے راضی ہین اور تجہے بخش دیا اور جو تیری سلسلے مین آئی نظم

ہوئی دلمین پیدا ارادی رسول
در پاک محبوب حق پر گئے

کشان لیچلا شوق سوی رسول
بسوی جناب پیمبر گئے

یہان جب حضرت خواجہ ہارونی استانہ پاک پر حاضر ہوئے عرض کیا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ اودہر سے ارشاد ہوا علیک السلام یا قطب المشائخ لقب قطب المشائخ بارگاہ رسالت سے حضرت خواجہ

عثمان ہارونی کو ملا اوسدن سے حضرت خواجہ عثمان کا لقب مبارک قطب
المشائخ ہوگیا حضرت خواجہ بزرگ نے بھی بارشاد پیر و مرشد حضور مین سلام عرض
کیا ارشاد ہوا ای معین الدین تیرا کام درست ہوگیا وہان آپ نے
دوگانہ شکر ادا کیا پہر قطب المشائخ کے ہمراہ رکاب ہے جہان
آپ جاتے یہ سائے کیطرح ساتھ رہتے شعر رشتہ در گردنم افگندہ دوست
می برد ہر جا کہ خاطر خواہ اوست * جب حضرت قطب المشائخ ہارونی
سفر سے واپس آئے فرمایا مین چندے گوشہ نشین رہونگا تم بوقت
چاشت آیا کرو آپ روزانہ حاضر حضور ہوتے اور جو کچھ شیخ
کے زبان سے سنتے قلم بند کرتے یہ اٹھائیس مجلسین آپکی بطور
ملفوظ حضرت قطب المشائخ سے مشہور و مذکور ہین انمین نصائح
مفید و اسرار تصوف و طرق سلوک و مسائل فقہ اور بیان لطیف
و دقیق اسرار ہین اٹھائیس دن کے بعد آپ نے فرمایا ای
معین الدین تمکو عمدہ تعلیم دیگئی لازم ہے کہ اسپر عمل کرو اور
اوسے فراموش نکرو تاکہ قیامت مین مردان خدا کے سامنے
شرمندہ نہو پہر خرقہ شریف عطا فرمایا اور عصا و مصلی مرحمت کیا

اور ارشاد کیا کہ جسے لائق پایا اوسے دینا اوسوقت عمر شریف بہتر برس کی تھی ارشاد ہوا کہ تم تنہا سفر کرنا اور آبادی سے دور رہو اون سے نقود دریاے فنا مین غرق توحید و وحدت مین سرشار ہمہ تن محو یاد پروردگار رہو یہ فرما کر حضرت قطب المشائخ مشغول یاد حق ہوئے (نظم)

سفر کی ملی پھر اجازت اونہین — ہوا حکم پھر ریاضت اونہین
خلافت کا خرقہ عنایت کیا — اونہین خضر راہ ہدایت کیا
کیا دولت معرفت سے غنی — ریاضت سے حاصل ہوئی روشنی
جو ایماے مرشد سفر کا ہوا — عجب حال قلب و جگر کا ہوا
ہوئی روح گرم وداع بدن — بنا جیب تسلیم چاک کفن
رکھی خاک در پر جبین نیاز — جھکانے سے سر کے ہوے سرفراز
چلے جوش مین سیر کرتے ہوے — سبک مثل نکہت گزرتے ہوے
کبھی دشت مین تھے کبھی کوہ پر — کبھی باغ کی سیر مد نظر
کبھی شمع سان انجمن مین گئے — کبھی مثل بلبل چمن مین گئے
کبھی تیز پرواز مانند تیر — کمان کیطرح ہی کبھی گوشہ گیر
اگرچہ عیان سیر کا طور تھا — مگر دل مین منظور کچھ اور تھا

ہر ایک جا پہ جلوہ نیا دیکھنا	ہر اک شی مین شان خدا دیکھنا
عبادت مین مشغول لیل و نہار	تماشای قدرت کردگار

ذکر حضرت قطب الدین بختیار کاکی

الحاصل سیر و سیاحت کرتے ہوئے قصبہ اوش مین رونق افروز ہوی یہ قصبہ حضرت قطب الدین بختیار کاکی کا وطن ہے آپ پدر بزرگوار آپکو چودہ برس کا چہوڑکر انتقال فرما گئے آپکی والدہ ماجدہ کو منظور ہوا کہ کچہہ پڑہائین ایک دن حضور خواجہ بزرگ مین لائین کہ آپ تبرکا بسم اللہ کرا دین آپ نے قصد کیا کہ بسم اللہ لکہکر اونہین شروع کرائین کہ ندای غیب آئی ای خواجہ تعلیم علم ظاہر اس دریتیم کے قاضی حمید الدین ناگوری سے مقدر ہے توقف کیجیے آپ یہ سنکر متوقف ہوے حضار مجلس جو آگاہ راز نہ تہے حیرت مین رہگئے اودہر دیکہیے کہ حضرت حمید الدین صاحب کے کان مین بہی غیبی آواز آئی کہ جلد تر قصبہ اوش مین جائی اور قطب الدین کو علوم ظاہری سکہلائے قاضی صاحب یہ سنکر پلک مارتے ہی اوش مین آگئے اور مجلس خواجہ بزرگ مین حاضر ہوے حضرت نے لوح اوٹہائی اور قاضی صاحب کے حوالے کی قاضی نے پوچہا کیا لکہون خواجہ قطب الدین نے کہا سبحان الذی اسریٰ بعبدہ

لکھیے قاضی صاحب نے فرمایا یہ پندرھوان پارۂ قران ہی آپ نے
عرض کی یہانتک مجھے بالکل یاد ہے جب مین حمل مین تھا اور جناب
والدہ تلاوت قرآن کرتی تھین اونھون نے جسقدر پڑہا سینے
اوسیقدر یاد کرلیا قاضی صاحب نے فرمایا اب وہ پارے سنائین
حضرت خواجہ قطب الدین نے بکمال فصاحت و قرأت وہان تک
قران پڑہکر سنا دیا حضرت قاضی صاحب نے سبحان الذی لکھا
اور بسم اللہ کرائی اور آپ کے حفظ پر آفرین وتحسین کی اور کہاکہ آپ مقبول
جناب باری ہین اور بعد تعلیم ظاہر حضرت خواجہ بزرگ کے حوالے کرکے
تشریف لیگئے۔ بعد ازان حضرت خواجہ بزرگ نے سفر کیا اور حضرت
غوث الاعظم قطب العالم محبوب سبحانی سید محی الدین شیخ عبد القادر جیلانی
کی خدمت مین آئے پانچ مہینے سات دن وہین رہے ایک حجرہ بنایا
جو آج تک زیارت گاہ خاص و عام ہے عجب متبرک مقام ہے پھر ایک مدت
سیر وسیاحت کی اور اکثر اولیاء اللہ سے ملاقات ہوئی اور فیوض معرفت
واسرار سلوک جمع کرتے رہے پھر شوق زیارت حضرت سرور
کائنات فخر موجودات محبوب رب العالمین دامنگیر دل ہوا مدینہ مین

حاضر ہوئے جب شرف استان بوسی میسر ہوا دل آنکھون کی طرح
جمال حضور سے منور ہوا روضہ مقدس سے خطاب آیا (ای معین الدین
چشتی جنے حسینی سنجری حضرت خواجہ بزرگ) یہ سنتا تہا کہ آپ اندرون روضہ
کے گئے اور آداب شایستہ بجا لائے ارشاد ہوا حضرت شاہنشاہ دو عالم
کے حکم سے ولایت ہندوستان تمکو عطا کی گئی جاؤ اجمیر مین قیام
کرو وہ تمہارا اور تمہاری اولاد کا مسکن و ماوا ہے آپ متحیر ہوئے
کہ اجمیر کہان ہے پہر مراقبہ مین حضوری ہوئی یہ ماجرا عرض کیا
حضور سے ایک انار عنایت ہوا جسمین تمام عالم کا نقشہ تہا چونکہ
اجمیر مقام غیر آباد تہا آپ پہچان نسکے حضور مین پہر عرض کی جناب سرور کائنات
علیہ التحیۃ والصلوات نے اپنی مقدس اونگلی اوس مقام پر رکہدی جہان
شکل اجمیر تہی اب خواجہ صاحب سمجہے اور مطمئن ہوئے اور عزم ہندوستان
کا کیا اور وہان سے کعبہ شریف مین آئے اور وہان سے دمشق مین گئے
اور وہان سے بلخ مین رونق افروز ہوئے یہان ایک حکیم تہی مولانا
ضیاء الدین نام حضرات صوفیہ کرام کا اعتقاد نرکہتے اور اونکے وجد وحال
کو ہزل خیال کرتے ایکدن حضرت خواجہ اپنی بعض خدام کے ساتھ شکار

کرتے تھے ایک کلنگ کو شکار کرکے آپ مشغول نماز نفل ہوئے مریدون
سے کہا کہ اسکے گوشت کے کباب بنائین اوسی کے قریب حکیم مذکور درس
تدریس مین مشغول تہے کباب بنتے دیکھکر قریب آئے اور چاہا کہ جب
کباب تیار ہون خادم سے طلب کرکے کہائین حضرت خواجہ کو اونکی
تمنائے دلی پیش نظر تھی نماز سے فارغ ہوئے تو قدرے گوشت برشتہ
اونکو عنایت فرمایا اوسکا کہانا تہا کہ حکیم صاحب خود شکار اوطپش شوق
سے بیقرار ہوگئے سب بد اعتقادی تشریف لیگئی دل کا عجب حال ہوا
پہر حضرت خواجہ نے تھوڑا گوشت دہن مبارک سے نکالکر حکیم صاحب
کو عطا فرمایا اب کیا آتش عشق بہڑکی جان و دل کباب ہوا خانہ قیل و
قال خراب ہوا انوار معرفت سایہ افگن اور دل اسرار باطن سے
روشن حضرت خواجہ کے خدام خالص سے ہوگئے حضرت خواجہ
نے اونہین اسرار سلوک و مراتب تصوف تعلیم فرماکر اوس مقام
کا صاحب ولایت کردیا اور بزرگان بخارا سے ملاقات کرکے
بدخشان مین تشریف لائے وہان سے غزنین مین شیخ عبدالواحد
مرشد شیخ نظام الدین ابوالمویدسے ملاقات کرکے قندہار کو سفر کیا

اوراوسی راہ سے ہندوستان کو جنت آستان بنایا نور ظلمات
ہند مشرق خاور کیطرح نورانی ہوا ہند کا ہر کوچہ حضور ہی کی
برکات سے مجمع فیوض سبحانی ہوا یہ وہ زمانہ ہے کہ دہلی کے
تخت پر راجہ پتہورا حکمران تہا یہ راجہ قوت وشجاعت ولشکر و
سامان حرب ضرب مین ضرب المثل تہا اسکی ما جادو اور نجوم
مین فرد تھی اگلی پچہلی خبرین بتاتی جادو کے زور سے طلسمی کارخانے
دکہاتی اوسنے بارہ برس پہلے راجہ سے کہدیا تہا کہ ایک شخص اس
صفت کا آئیگا تیری عظمت وشان مین فرق لائیگا اور تصویر
تنویر حضرت خواجہ بزرگ کی بناکر راجہ کو دی تھی کہ اپنے سرشکن کو
پہچان رکہے راجہ نے اوس تصویر کی نقلین اپنے ممالک محروسہ
مین شایع کردین کہ جو شخص اس وصف وصورت کا نظر آئے اوسے
دربار مین لاؤ پہر جب حضرت خواجہ بزرگ دہلی مین آئے وہ زمانہ
عجب وحشت کا تہا ہنود مسلمانون کی صورت سے بہاگتے نہین
معلوم دل مین کیا جانتے حضرت چالیس مریدونکی ساتہ دہلی مین
آئے برابر نماز پڑہتے اور اذانین کہتے ایک دن ایک شخص جو سے

منقول از [illegible]

چھپا کر آیا کام تمام کرے ہنوز اوسی فکر مین تہا کہ آپنے فرمایا جو قصد ہی کیون
نہین کرتا یہ سنتے ہی سن ہو گیا قدمون پر گر پڑا اور مسلمان ہوا منقول
ہے کہ سات آدمی سواے حمید الدین دہلوی کے مسلمان ہوے
آپ اجمیر کا عزم کیا بلا زبان راجہ پتہورا نے حضرت کو اوس تصویر
خیالی سے مشابہ پاکر غرض کی اگر آپ منظور فرمائین تو آپکے لیے عمدہ
مکان خالی کر دیا جاوے آپ نے حضرت بجانب رسالت پناہ
کی ارشاد ہوا ای خواجہ تو انکے قول و فعل پر اعتماد کرتا ہے آپ
وہان سے خاص اجمیر کی طرف چلے ایک مقام پر بیٹھنے کا قصد
کیا لوگون نے کہا یہان نہ بیٹھیے یہ شترخانہ سرکاری ہے فرمایا
اللہ کا ملک تنگ نہین ہے وہان سے حوض آنا ساگر پر ایک سایہ
دار درخت کے تلے فروکش ہوے اور ایک گاے ذبح کرکے
کباب لگانے لگے اور وضو کے لیے پنیسالے پر گئے اوس زمانہ
مین یہان ایک ہزار بتخانے تھے جسمین دو سو من تیل صرف
ہوتا تہا برہمنون نے وضو کرنے سے منع کیا آپ سنکے فرمایا
آخر ہم کہان جائین وہ بولے آنا ساگر پر جہان جانور پانی پیتے

ہین جایئے آپ وہان گئے اور وضو کرکے نماز ادا کی اور ایک خادم کو فرمایا جا اور انا ساگر سے ایک چھاگل پانی بھر لا چھاگل بھرنا تھا کہ تمام حوض بلکہ کنوین اور چشمے اور پستان جانوران وزنان سب سوکھ گئے کہین نام کو پانی نرہا پھر آپ نے اون سے ایک بت کا نام پوچھا لوگ بولے اسے (سادی دیو) کہتے ہین فرمایا تم اتنی مدت سے اسے پوجتے ہو کبھی اسنے تم سے بات کی ہے وہ سب خاموش ہو رہے آپ نے فرمایا اگر یہ بت بولے تو کیا تم مسلمان ہو گے وہ کہنے لگے پتھر کہین بولتا ہے یہ کیا بات ہے آپ نے اشارہ کیا بت حاضر حضور ہوا اور آداب بجا لایا اور کلمہ شہادت پڑہا یہ تمام اخبار اور پانی کا خشک ہونا راجہ پتھورا کے حضور مین عرض کیا گیا اوسکی ما نے کہا بیٹا یہ وہی بزرگ ہین جنکی خبر بارہ برس پہلے مینے تمکو دی تھی خبردار اون سے سرکشی نکرنا تاکہ چندے اور تیرا راج قائم رہے راجہ نے ماکی بات نہ سنی اور اپنے وزیر جیپال نامی کو بلایا یہ جیپال بڑا ساحر زبردست طلسم کار تھا جب آیا اور خواجہ صاحب کا حال سنا بولا یہ سب نظربندی اور جادو ہے مناسب ہی کہ راجہ

ف مقابلہ حضرت سے جوگی جیپال

اپنی فوج لیکر اون پر چڑہائی کرے مین بھی آتا ہون یہ تہور لشکر
لیکر روانہ ہوا اور دل مین کہہ رہا تہا کہ اس فقیر کو قرار واقعی سزا
دونگا اس جرأت کا مزا چکہاؤن گا یہ خیال کرتا تہا کہ اندہا ہوگیا
اب آنکہہ کہل گئی ہوش گم ہوے مان کی نصیحت یاد آئی منفعل
ہوا دل مین توبہ کی آنکہین روشن ہوگئین پہر ولیا ہی خیال محال
دلمین لایا اور سات بار اندہا ہو ہو کر نادم ہوا بینائی پائی القصہ راجہ
مقابل آیا اور دوسری جانب سے جوگی جیپال مع اپنے سحر وجادو کے
سات آپہنچا اوسکے ہمراہ سات سو اژدہے تہے جنکی دم سے آگ کے
شعلے نکلتے اور ایک ہزار آتشین چکر جو خود بخود ہوا مین چلے آتے
تہے اور سات سو اسکے شاگرد جو بجای خود ہر ایک ساحری کا اوستاد
تہا بڑے کروفر سے آپہنچا مریدون نے حضور مین کیفیت عرض
کی آپ نے ایک دائرہ بنایا اور فرمایا کہ تم اسی کے اندر رہنا خدا
چاہے تو یہ سب حق فراموش اپنی آگ مین آپہی جلجائینگے اپنے کیے
کی سزا پائینگے اب یہ لشکر جرار وسحر آتشبار اپنا ہنر دکہانے لگا
چکرون نے آگ برسائی اژدہون نے قیامت عیان کردکہائی

جادوگروں نے بلا کی ساحری کی جسکے تصور سے دل خون ہوا اگر جن ہو تو حیرت سے مجنون ہو نظم

دم اژدہا ابر آتش فشان — وہ چکر کہ چکرا گیا آسمان
قیامت کی تھی قوت ساحری — نہ بچتا جو ہوتا وہان سامری
مگر دیکھیے قدرت کردگار — ہوی آپ زخمی وہ سب نابکار
دکھایا یہ جادو نے اولٹا اثر — کہ ساحر نہ پاتے تھے امن و مفر
وہ خود اپنے ہاتھوں سے نرک پا گرے — پہرے ایسے چکر کہ چکرا گئے
سب سمجھے کہ پروردگار جہان — ہے فرمان روائے زمین و زمان
اوسی کے ہے فرمان مین آن و این — بلا شک ہے وہ احکم الحاکمین
جو خاص اوسکے بندے ہین خدمت گزار — ملے ہین اونھین اسقدر اختیار
کرین جو دعا بس وہ مقبول ہو — جو دشمن ہو اونکا وہ مخذول ہو
اونھین قدرتین دی ہین اللہ نے — کرے سحر کیا اونکے اب سامنے

الحاصل خواجہ صاحب کی ایک چشم تیز نے وہ تمام طلسم برہم درہم کر دیا جیپال تو بچا مگر اوسکے شاگرد لقمہ مار و اژدر ہوے آپنے خادموں سے فرمایا کہ یہ جادو کے سانپ دفن کردو اوسی وقت اژدران سحر سے درخت چیتر اول اوگ کر وہان جادو سے درخت پھر نہ سرسبز ہوا

کہ آپ کی کرامات جادو شکار کا اثر باقی رہے لوگ دیکھین ورنہ بجہین
مردان خدا خدا نباشند ✢ لیکن ز خدا جدا نباشند
ہنود اس عجیب قدرت کو دیکھکر متحیر ہو گئے اور پیاس سے سبکی
بری حالت ہو گئی راجہ سے شکایت کی پتھورا اور جیپال دونو
دست بستہ دائرہ کے قریب گئے اور بہت کچھہ عذر کیے اور اپنے حال
شکستہ اور خلق لب تشنہ پر رحم کے امیدوار ہوئے ارشاد ہوا ہمارا
ابریق لاؤ کہ پانی عنایت کرین وہ گئے اور جہان تک زور چلا صرف
کیا ابریق جو حقیقت مین سرچشمہ جملہ حوض و تالاب اجمیر تھی اوسکو نہ
آخر عاجز ہو کر عذر خواہ ہوئے فرمایا یہ ابریق مردان خدا کی ہے تو
اور تیرا تمام لشکر اسے نہین اوٹھا سکتا پھر خادم سے فرمایا وہ ابریق
اوٹھا لایا پھر حکم دیا کہ تھوڑا سا پانی بنیسلہ اور اناساگر مین ڈال دو
معًا دونو چشمے جوش زن ہوئے اور پانی جوش مارنے لگا اور تمام
کنوین اور شہر پستان بحال ہو گئے دیکھنے والے متحیر تھے کہ کیا اسرار ہے
یہ درویش ہے کہ ملک باطن کا شہریار ہے اور کہنے لگے کہ ہم
جیپال کو بڑا گنی سمجھے تھے حالانکہ وہ کچھہ بھی نہ تھا عام خیال پتھورا

اور جیپال کے خلاف ہوے تب جیپال آیا اور عرض کی حضور کو دریشے
مین جو کمال حاصل ہے بیان فرمائے راز سربستہ سے پردہ اوٹھا لیئے
ارشاد ہوا ای کوتاہ نظر مردان خدا کے کمال انتہا پوچہتا ہے جو تجہے
معلوم ہو پیش کر پہر دیکھہ لینا جیپال وہ اٹہا اور مرک چھالہ ہوا پر اوڑایا
اور ایک جست کی اوس پر جا بیٹہا اور حبس دم کیا اور آسمان کیطرف
اوڑ چلا لوگ دیکھنے لگے اور سمجھے کہ یہ بھی کچھہ ہے حضرت نے مراقبہ
سے سر اقدس اوٹھایا اور لوگون سے کہا کہ جیپال کہان ہے
عرض کی آسمان پر اوڑ رہا ہے آپ نے اپنی نعلین کو اشارہ کیا
یہ دونو اوڑین اور جیپال کے دہڑا دہڑ پڑنے لگین جیپال تباہ حال
دہائی دہائی پکارنے لگا سب نے یہ فریاد سنی اور آسمان کیطرف
دیکھا او سکا وزیر جگت کروا ایسا بے آبرو ہو رہا ہے جوتیان اوسے مارتے
مارتے زمین پر اوتار لائین جب زمین پر آیا جیپال نے قدمون پہ
سر رکھا کہ اپنی جوتیون کے صدقے مین اس پاپوشی سے بچا لیئے
مجھہ عاجز کی دستگیری فرمائیے بمجرد نگاہ پاپوش زنی موقوف ہوئی
اب جیپال نے عرض کی حضور اپنے کسب و کمال کا تماشا دکہائین

بندہ بے درم نے یہ بنایا حضرت نے سر جھکایا روح اقدس نے عروج عرش
پر التفات فرمایا تعلقات خاکی ضعیف و نابود ہوئی قوای ملکی اور
قوت جبروتی نے ترقی کی متوجہ لقاے ذات معبود ہوئی طایر
عرش سیر اور مرغ لاہوت آشیان یعنے روح پرفتوح حضرت خواجہ
خواجگان عرش سے بالا اور مقام رسائی سے اعلے ہوے
ہرچند یہ بلند مقامات حضرت خواجہ کے وہ نہ تھے کہ ساحر تو ساحر
عام اولیاء اللہ بھی مطلع ہوسکتے یہ مراتب معدودہ چند پر کھلے ہین
مگر اوسوقت تعلیم و اظہار منظور تہا جیپال بہی کچھہ کچھہ اوس سیر کے
تماشے سے مطلع ہوا اور لذائذ فیضانی و جذبات نہانی نے اوس پر
اثر ڈالے بے اختیار رونے لگا دل وسکا سنگ و آہن تہا مگر
حرارت عشق نے موم کردیا عرض کرنے لگا ای مرشد برحق وای
ہادی رہنما براے خدا و رسول اپنے غلام کو اس لذت سے محروم
نرکھیے جان بخشی توکی مگر دلداری بھی شرط ہے ارشاد ہوا ابھی
یہ ظرف و قابلیت تجھہ مین کہان ہے نجاست آلودہ کفر و زنگ
فرسودہ انکار اس اسرار سے مشرف نہین ہوسکتا وہ حوصلہ وسیع

اور حالت رفیع بدون برکت کلمۂ توحید غیر ممکن اگر طالب ہے تو کو
لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ توفیق ازلی تو اپنا کام کر ہی چکی تھی اور فیضان
خواجہ نے صفائی کر دی تھی یہ سنتے ہی بول اٹھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ سبحان اللہ کیا رحمت ہے اور کیا عنایت دشمن صد سالہ کو
ایک آن مین دوست بنا لیا حضرت خواجہ نے اوسکی روح اپنے
جذبات فیض مین لی اور سیر عرش کی طرف متوجہ ہوئے اور تمام عالم
علوی اور طلسمات آسمانی کے تماشے دکھلائے لوگ جوق جوق
ایمان لائے پتھورا کا قلب سیاہ اور بخت نارسا قابل فیضان
دوستان خدا نتھا واپس گیا آپ نے فرمایا اگر تو مسلمان نہین
ہوتا تو دنیا مین اسیر مجاہدین کا فر شکار ہوگا اور مر کر نے النار
اسکی گرفتاری اور لڑائی کتب تواریخ مین بتفصیل مذکور ہے حضرت
خواجہ کے غیظ و غضب کا سبب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ ایک
شخص باشندگان اجمیر سے جو مسلمان تہا اس ارادے سے حاضر ہوا
کہ آپ سے بیعت کرے آپ نے انکار فرمایا وہ پتھورا کے پاس
گیا اور شکایت کی پتھورا نے پیغام بھیجا کہ آپ کیون نہین اسکو

مرید کہتے آپ نے فرمایا اسکی تین وجہین ہین ایک تو وہ
گناہ سے نہین ڈرتا دوسرے ہمسے اعتقاد خالص نہین
تیسرے لوح محفوظ پر ہمنے دیکھا ہے کہ اس دنیا سے بے
ایمان جائیگا پس ہم اوسے اپنے سلسلۂ عالیہ مین داخل کرنا
مناسب نہین سمجھتے پتھورا یہ سنکر بہت ناخوش ہوا اور کہا کہ
حضرت خواجہ کی یہ باتین فضول و بے اصل ہین اون کو
مطلع کردو کہ اجمیر خالی کردین جب یہ پیغام حضور اقدس
کے جواب مین عرض کیا گیا آپ نے تبسم فرماکر کہا کہ ہمارے
اور اوسکے درمیان مین صرف تین دن کی مہلت ہے یا
وہ نہوگا یا ہم نہونگے یہ کلمہ زبان غیب ترجمان سے نکلتا تہا
کہ سلطان معز الدین نے اجمیر پر چڑہائی کی اور بہت کشت و خون ہوا
آخر کار سلطان فتح یاب اور پتھورا گرفتار اور ہلاک ہوا اور وہ شخص
جو حضور مین بیعت کے قصد سے آیا تہا دیدہ و دانستہ پانے
مین ڈوب کر مرگیا اور خودکشی کرلی دونو ارشاد پورے ہوگئے

مردان خدا خدا نباشند	لیکن ز خدا جدا نباشند

الحاصل جیپال کا نام عبداللہ رکہا گیا اور شادی دیو جسے معبود سمجہکر پوجتے تہے مسلمان ومطیع ہوا اور دونون خدمتین عنایت ہوئین جیپال نے کہا کہ مین امیدوار ہون کہ آپ دعا کرین مین قیامت تک زندہ رہون اور جو گناہ کیے ہین اونکی تلافی کرون فکر معافی کرون آپ نے دعا فرمائی مژدہ قبول ملا سند حیات عطا ہوئی پہر عبداللہ جیپال وشادی جن کی درخواست سے حضور نے شہر اجمیر مین قدم رنجہ فرمایا اور جہان پرستش دیو کے ہوتے تہی وہی مقام حضور خواجہ نے پسند فرمایا اور خانقاہ شریف مین ہوسے عبادت خانہ ومطبخ بنا اب مرقد شریف ومنبر متبرک اوسی باورچی خانے مین ہی حضرت خواجہ بزرگ مدت دراز تک اجمیر مین رہے اور ہندوستانکو نور اسلام سے منور فرمایا صدہا کرامتین ہزارون برکتین آپکی منظور ومشہور ہین آپ ہندوستان کے شاہ ولایت دائمی ہین ان مراتب اور اختیارات کو وہی جانتا ہے جو اہل دل ہے عوام مین یہ تقریر اور توضیح لاحاصل ہے البتہ اسقدر جان لینا ضرور

ہے کہ حضرت خواجہ تمام ہندوستان کے بادشاہ خاکساران
ہند کے پشت پناہ خواجگان چشت اہل بہشت کے افتخار اہل
سلوک و معرفت کے سردار اون بزرگان دین سے ہین جنکی
ولایت پر علماے ظاہر و باطن نے اتفاق کرلیا ہے منقول
ہے کہ آپنے ۵۳۳ھ ہجری مین عالم فانی کو آپنے جمال نورانی
سے روشن فرمایا اور ۵۸۰ھ ہجری مین رونق افروز اجمیر ہوے
پھر ۶ رجب ۶۳۳ھ ہجری مین یا ماہ ذلحجہ ۶۳۲ھ ہجری مین وصال ہوا
روایت ہی کہ چھٹی رجب کو نماز عشا پڑہکر حجرے مین تشریف
لے گئے اور دروازہ بند کرلیا اور خدام کو منع کردیا کہ اندر نہ آئین
یہ لوگ دروازے پر حاضر رہے رات بہر وجد و جوش کی
آواز کان مین آتی تھی آخر شب خاموشی ہوگئی نماز فجر کے وقت دروازہ
نہ کھلا مریدون نے دستک دی کچھ جواب نہ پایا آخرکار دروازہ
توڑا گیا دیکھا کہ آپکی روح پر فتوح مشاہدۂ جمال حق مین مصروف
اور جسم خاکی مثل خانہ بے چراغ موجود ہے اسی راتکو بعض
ارباب شہود نے دیکھا کہ حضور سرور عالم صلی اللہ فرماتے

ہین کہ آج ہم دوست خدا معین الدین کے استقبال کو آئے
ہین۔ آپکی پیشانی نورانی پر بخط غیب مرقوم تھا حبیب اللہ مات
فی حب اللہ اللہ کا دوست اللہ کے عشق مین مرا ۵

نظم

عروسی بود نوبت ماتمت ۔ اگر خیر روزے بود خاتمت
خواجہ خواجگان معین الدین ۔ ہادی سالکان معین الدین
پردۂ غیب مین جو ہے پنہان ۔ دیکھتے ہین عیان معین الدین
ہے تہے فلک خیمہ اور عرش جناب ۔ صاحب عز و شان معین الدین
پائے کیونکر نہ کی مانگی مراد ۔ آپکا مدح خوان معین الدین

غزل

ہمارے پیشوا خواجہ معین الدین چشتی ہین ۔ ہمارے رہنما خواجہ معین الدین چشتی ہین
رسول اللہ کی اولاد مین ہین وہ ولی حق ۔ جہان کے بادشا خواجہ معین الدین چشتی ہین
شفا حاصل ہے بیمارونکو مزار پاک سے اونکے ۔ مریضونکی دوا خواجہ معین الدین چشتی ہین
ہر اک چھوٹا بڑا کہتا ہے اونکو ہند کے خواجہ ۔ ولی ہند کیا خواجہ معین الدین چشتی ہین
کیا ہندوستان مین قبضہ صمصام کرامت سے ۔ شہ عالی باصفا خواجہ معین الدین چشتی ہین
زبان لاؤن کہانسے جو کرون تعریف مین اونکی ۔ لیے مدح و ثنا خواجہ معین الدین چشتی ہین
خدا کو پائیگا طالب بعشق سے اونکے ۔ الٰہی شیخ حقنما خواجہ معین الدین چشتی ہین

ذکر قبائل و ازواج و اولاد حضرت خواجہ رحمۃ اللہ علیہ

آپ نے سنت نکاح ادا فرمائی تھی دو بی بیان تہین ایک بی بی عصمت بنت سید وجیہ الدین مشہدی جو بادشاہ اسلام کی طرف سے کسی معزز منصب پر تھے جناب بی بی صاحبہ جب سن شعور کو پہنچین تو اونکے والد ماجد فکر عروسی مین ہوے ایک شب خواب مین دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ای فرزند وجیہ الدین بحسب رضائے حضرت سید المرسلین تو اپنی بیٹی کو معین الدین چشتی سے منسوب کر دے۔ یہ خواب جناب خواجہ بزرگ مین بیان کیا گیا فرمایا گو مین پیر سال خوردہ ہو چکا ہون مگر (ہرچہ از دست میرسد نکوست) بہتر۔ عقد نکاح ہو۔ دوسری بی بی صاحبہ امۃ اللہ کسی راجہ کی بیٹی تہین ملک خطاب جو غازیان دشمن شکار کے سردار دن مین تھے اونکو جہاد مین لائے اور حضور مین پیش کیا اونسے اولاد بھی ہوئی

انتخاب کلمات طیبات حضرت خواجہ ولی ہند بزرگ رحمۃ اللہ علیہ جنھین خواجہ قطب الدین بختیار کاکی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع فرمایا ہے

مرے اچھے ساقی مین قربان تیرے
لگادے مرے منھ سے جام الست
دکھائی مجھے کیف عرفان بہار

بہت ہین یا مرے سرلیے احسان تیرے
کہ ہوجاؤن مین ذوق وجدے مست
ابھی عرش کے تارے لاؤن اوتار

ذکر معرفت وسلوک - فرمایا - عارف وہ ہے کہ اوسپر ہزار تجلیاں ہون مگر وہ سوائے تجلی ذات کسی پر نظر نہ ڈالے **فرمایا** درجہ عارفون کا یہ ہے کہ ایک قدم مین حجاب عظمت طے کرکے حجاب کبریا تک پہنچ جاتے ہین اور دوسرے قدم مین اپنی جگھہ پر آجاتے ہین یہ فرماکر آنسو بھر لائے اور کہا یہ ادنےٰ درجہ ہے - **فرمایا** - جب بندہ سراپا تقوےٰ سراسر شریعت ہوجاتا ہے خلاف امر نہین کرتا تب مقام طریقت پر آتا ہے اور اوسکے بعد مقام معرفت مین پہنچتا ہے یہان محبت وشناسائی ہے اس

بلند مرتبے والونکو مقام حقیقت مین جگہہ دیجاتی ہی سُنہ بالکی مراد برآتی ہے

فرض و سنت- فرمایا- ہر روز دو فرشتے آسمان سے اوترتے ہین ایک خانہ کعبہ کی چھت پر پکارتا ہے جسنے اللہ کا فرض ادا نکیا اللہ تعالے اوس سے بری الذمہ ہے دوسرا روضہ مدینہ کی چھت پر پکارتا ہے جسنے سنت نہ ادا کی میدان حشر مین امید وار شفاعت نہ ہے-

طہارت- فرمایا جو باوضو سوتا ہے اوسکی روح کو زیر عرش لیجاتے ہین اور بفرمان رب العزت خلعت تازہ اوسے پھنایا جاتا ہے وہ روح خلعت کرامت پھن کر سجدہ کرتی ہے ارشاد ہوتا ہے اسے لیجاؤ کہ ہمارے بندگان مقبول سے ہے اور جبتک سوتا رہتا ہے ایک فرشتہ دعاے مغفرت کیا کرتا ہے- اور بے وضو سونے والی کی روح اسمان اول سے پھیر دی جاتی ہے **فرمایا**- ہر بال کے تلے جنابت ہے چاہیے کہ اسطرح غسل کرے کہ کوئی بال سوکھا نرھجائے ورنہ قیامت مین اسکا بدخواہ ہوگا- اور **فرمایا**- آدمی کا منھہ پاک ہے جنابت

مین بھی ناپاک نہین ہوتا اور پسینا تھوک ناپاک ہوتا ہے **فرمایا** جو حلال طور پر غسل کرتے ہین اونکو ہر بال کے مقابل ثواب عبادت یکسالہ ہے اور حرام کارون کے لیے گناہ یکسالہ ہے اور ہر قطرے سے ایک دیو پیدا ہوتا ہے جو قیامت تک بد اعمال کرتا ہے وہ اوسکے نامہ اعمال مین لکھے جاتے ہین **فرمایا** جو وضو مین سنت خلال دست وپا ادا کرے گا اوسکی اونگلیان محشر مین شفاعت سے محروم نرہین گی۔

ذکر نماز - **فرمایا** - بارگاہ خداوندی مین نماز سے قرب حاصل ہوتا ہے - نماز اللہ کی امانت ہے اسکی حفاظت کامل کرنا چاہیے - نماز معراج مومنین ہے - نماز راز درمیان عبد ورب العالمین ہے **فرمایا** عارف بعد نماز صبح اشراق تک وہین بیٹھے رہتے ہین - اور ایک فرشتہ اونکے لیے دعا کیا کرتا ہے جبتک وہ اشراق سے فارغ نہون **فرمایا** جو نماز کو بجمال صحت ولحاظ ارکان وسنت ادا کیا کرتا ہے فرشتے اوسکی نماز آسمان پر لے جاتے ہین نماز سے ایک نور

بلند ہوتا ہے آسمان کے دروازے کھل جاتے ہین پھر وہ نماز
زیر عرش جاکر بحکم رب العالمین سجدہ کرتی ہے اور نمازی
کے لیئے دعاے مغفرت کرتی ہے - اور جو نماز با حتیاط نہین
کرتے اونکے لیے آسمان کا دروازہ نہین کھلتا وہ نمازی کے
منھہ پر پھینک ماری جاتی ہے اور کہتی ہے اللہ تجھے ضائع کرے
جسطرح تو نے مجھے ضایع کیا فرمایا - روز حشر مین جو
محاسبۂ نماز مین پورا نکلیگا دوزخ مین جائیگا فرمایا ہم
ملک شام کے کسی شہر مین گئے بیرون شہر ایک غار تھا وہان ایک
مرد خدا سراپا صفا تھے جنکا نام گرامی شیخ محمد عبدالواحد تھا ملازم
حاصل کی کیفیت یہ تھی کہ ہیبت و جلال جبروت و ذوق و شوق
حضرت لاہوت سے گوشت گل گیا صرف پوست و استخوان
باقی تھا آپ مصلے پر رونق افروز اور دروازے پر دو شیر
پاسبان تھے مین بشوق زیارت گیا تو شیرونکی ہیبت سے
قدم نہ اوٹھتے تھے کہ ناگاہ مرد خدا آگاہ نے آواز دی اندر آؤ
مین اندر گیا اور قدمبوسی حاصل کی آپنے سب سے پہلے یہ کلام

کہا جبتک تم کسی شے کا قصد نہ کروگے وہ بھی تمہارا قصد
نہ کریگی۔ جو خدا سے ڈرتا ہے سب اوس سے ڈرتے ہین پھر پوچھا
اے درویش کہان سے آیا ہے مین نے عرض کی بغداد سے
آتا ہون فرمایا خوش آمدی لازم ہے کہ درویشون کی خدمت
کرتے رہو کہ ذوق فقر حاصل ہووین ایکمدت سے سب سے کنارہ
کش ہوکر عزلت گزین ہون تاہم ایکبات کا ڈر ہے کہ راتدن رونے
سے کام ہے دیکھیے کیا انجام ہے مینے عرض کی وہ کیا بات ہے
فرمایا نماز فرض حضرت بے نیاز ہے جب ادا کرتا ہون خوف
ہوتا ہے کہ مبادا کوئی شرط فوت تونہین ہوئی کہ سب کیا
برباد ہو جائے۔ اے درویش اگر حق نماز ادا کیا تو سب
کچھ کیا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ کے
نزدیک کوئی گناہ اس سے زیادہ بدتر نہین کہ ارکان نماز پورے
ادا نکرے جو حق نماز ادا نکرےگا وہ زبانیہ مین جائیگا۔ یہ زبانیہ
دوزخ کے نہایت سخت مکانون سے ہے تم مجھے اسے خوف
سے لاغر محض پوست و استخوان دیکھتے ہو کہ آیا نماز قبول ہوئی

پایئے۔ یہ فرماکر مجھے ایک سیب دیا اور کہا کہ کوشش کرو کہ نماز بخلوص و نیاز ادا ہو تاکہ میدان حشر مین شرمساری نہو۔ اشعار

موذن جب کہے اللہ اکبر ‏ ‏ چھری چل جائے شیطان کے گلے پر
جو مسجد مین اذان کا غلغلہ ہو ‏ ‏ دل کفار مین اک زلزلہ ہو
موذن جانب مسجد بلائے ‏ ‏ فلاح و خیر کا مژدہ سنائے
اوٹھے اسلامیون کے دلمین اک جوش ‏ ‏ کرین سب کام دنیا کے فراموش
حضوری کے جو ہین ہر وقت طالب ‏ ‏ چلین سب چھوڑ کر مسجد کے جانب
لباس و جسم اپنا کرکے طاہر ‏ ‏ غلامون کیطرح ہو جائین حاضر
نگہین بجوید ہون مشتاق نظارہ ‏ ‏ کہ ہے محبوب سرگرم اشارہ
نہ کیون دلمین ہو افزون اضطرابی ‏ ‏ اشارے کر رہی ہے بے حجابی
یہ ہے حکم شہنشاہ زمانہ ‏ ‏ کہ ہون سب خاکبوس آستانہ
نگہدار اس در دولت پہ آئین ‏ ‏ اجازت ہے کہ جو مانگین وہ پائین
جھکائین سر ہمارے آستان پر ‏ ‏ عطا ہو سرفرازی آسمان پر
فرشتے عرش سے جائین زمین پہ ‏ ‏ غلامون پہ ہون سب کے سایہ گستر
لکھین اک اک قدم اور دین مراتب ‏ ‏ جو کچھ ہون اونکی نیت کے مناسب

خطا آلودہ اپنے گھر سے آئین	یہان سے پاک و مغفور جائین
سنے جو حکم شاہی اور نہ مانے	جہنم مین ٹھکانا اپنا جانے

بیان دوزخ (ویل) دوزخ مین ایک کنوان ہے اس سے زیادہ اونمین عذاب نھین ویل نے عذاب کی شدت سے عاجز ہوکر ستر ہزار بار حضور خداوندی مین عرض کی اے پاک پروردگار اسقدر عذاب سخت کنکے واسطے ہے فرمایا اونکے لیے جو نماز اپنی وقت سے اونھین کرتے اور قضا کرتے ہین۔ ایک دن حضرت عمرؓ کو نماز مغرب مین اتنا توقف ہوا کہ تارے نکل آئے آپنے کفارہ مین اسکی ایک غلام آزاد کیا۔

ہاویہ۔ دوزخ مین ایک مکان ہے اوسکا عذاب نہایت سخت یہ ساتوین دوزخ ہے بالکل اندھیری سانپ بچھو بھرے ہوے اوسمین پتھر ہین جو روز گرم کیے جاتے ہین اگر ایک قطرہ اوسکا دنیا مین آرے سب پانی سوکھ جائے اور پہاڑ پگھلکر بہہ جائین اور ساتون زمینین پھٹ جائین۔ یہ عذاب اونکے لیے ہے جو نماز نھین پڑھتے یا میرے نام کی جھوٹی قسم کھاتے ہین۔

بیان ملائکہ۔ ارشاد فرمایا کعب احبار رضی سے روایت ہے

کہ خدا تعالی نے ایک فرشتہ ہابیل نام پیدا کیا ہے ہاتھہ اوسکے
اسقدر لمبے ہین کہ ایک ہاتھہ مشرق مین اور دوسرا مغرب مین
تسبیح اوس فرشتہ کی یہ ہے۔ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ یہہ فرشتہ شب وروز پر موکل ہے جو ہاتھہ
مشرق کیطرف ہے اوس سے روشنائی روز کی حفاظت کرتا ہو اور
دست جانب مغرب سے تاریکی کا نگہبان ہے اگر روشنائی ہاتھہ سے
چھوڑ دے ہرگز تاریکی نہو اور جو تاریکی چھوڑ دے ہرگز دن
نمودار نہو آگے اوس فرشتے کے ایک لوح لٹکی ہوئی ہے اوس مین
بہت سے خطوط سیاہ و سفید ہین اوس سے وہ حال راتدن دریافت
کرتا ہے خطوط کی درازی و کوتاہی سے راتدن کمی بیشی معلوم ہوتی ہے
یہی سبب ہے جو راتدن گھٹ بڑھ جاتا ہے یہ فرما کر آپ زار زار قطار
رونے لگے اور عالم بیہوشی آپ پر طاری ہوا جب ہوش آیا
فرمایا یہہ عالم بھی تماشا گاہ قدرت الٰہی ہے ہزارہا عجائب امور
اسمین ہوتے ہین۔ عارف کو چاہیے جو امر عجیب انگیز دیکھے
اوسکا ذکر کرے۔ پھر ارشاد فرمایا ایک فرشتہ ہے نہایت

طویل القامت ایک ہاتھہ سے آسمان پر ہواؤن کو سنبھالتا ہے
اور دوسرے ہاتھہ سے زمین مین پانی روکتا ہے اگر ذرا اوس
ہاتھہ کو جس سے پانی روکتا ہے چھوڑ دے تمام عالم ڈوب
جاے اور اگر اوس ہاتھہ کو جو آسمان پر ہوا کو کہ ہی چھوڑ دے اندہی سے تمام
زمین اولٹ پلٹ ہو جاوے بعدہ ذکر فرمایا حق تعالی نے کوہ قاف
کو پیدا کیا ہے تمام عالم اوسکے احاطہ مین آبادہین قرآن
شریف مین بھی ذکر فرمایا ہے ق والقران المجید
یعنے قسم قرآن مجید اور قسم ہے کوہ قاف کی اسکے بعد ارشاد
فرمایا حق تعالی نے ایک فرشتہ اور پیدا کیا ہے نام اوسکا
فرنائیل ہے جاے نشست اوسکی کوہ قاف ہے اور تسبیح
اوسکی یہہ ہے لا اله الا الله محمد رسول الله
اور یہہ موکل کوہ قاف کا ہے کبھی مٹھی بند کر لیتا ہے اور کبھی
مٹھی کھول دیتا ہے اوسکے ہاتھہ مین رگین ہفت اقلیم کی ہین
جب مرضی الہی ہوتی ہے کہ کسی اقلیم مین تنگی ہو اوس فرشتے کو
حکم ہوتا ہے کہ جو رگ اوس اقلیم کے متعلق ہے کھینچ لے وہ وہی رگ

کھینچتا ہے کھینچتی ہی رگ کے تمام دریا وغیرہ خشک ہوجاتے
ہین اور اناج زمین سے پیدا نہین ہوتا اور جب وہ رگ چھوڑ
دیتا ہے سب چیزین پیدا ہونے لگتی ہین اور کبھی بحکم الٰہی رگ
ہلانے سے بھونچال آتا ہے اور **فرمایا** مینے زبانی حضرت
خواجہ عثمان ہرونی قدس سرہ کے سنا ہے کہ خدایتعالیٰ نے
اس پہاڑ کو اس دنیا مین چالیس گنا زیادہ وسیع پیدا کیا ہے اس
پہاڑ پر کبھی اندھیرا نہین ہوتا ہمیشہ نور رہتا ہے رات نہین ہوتی
زمین وہانکی سونیکی ہے ساکنین وہانکے فرشتے ہین جسدن وے
پیدا ہوے حمد خدا مین مشغول ہین تسبیح اونکی یہہ ہے لا
اِلٰہ اِلّا اللہ محمّد رّسول اللہِ اور اوسکے پیچھے چالیس
حجاب ہین بزرگی اونکی خدایتعالیٰ جانتا ہے کسی جن وبشر اور
فرشتونکو خبر نہین اور ارشاد فرمایا اس پہاڑ کو گائی سر پر رکھے
ہے درازی اس گائی کی تیس ہزار سال کی راہ ہے گاے کھڑی ہوئی
حمد وثنا جناب باریتعالیٰ کی کرہی ہے اور سر اوس گاے کا
مشرق اور دم مغرب مین ہے حضرت خواجہ عثمان ہرونی یہ

فرمایا کہ قسم یاد کی کہ مینے یہ حکایت زبانی حضرت خواجہ مودود چشتی رحمۃ اللہ علیہ کے سنی تھی اور اس مجلس مین ایک درویش بھی حاضر تھے جب اونھون نے یہہ بیان سنا اپنی دلمین شک کیا حضرت خواجہ مودود چشتی سر بمراقبہ ہوئے حضرت خواجہ اور درویش اپنے خرقونمین سے گم ہو گئے تھوڑی دیر کے بعد واپس آئے اوس درویش نے قسم کھائی کہ مجھے کوہ قاف حضرت خواجہ نے دکھلایا اب مجکو کچھہ شبہ نہین رہا۔

بیان متفرقات - جھوٹی قسم کھانے والا خانمان برباد و بے برکت ہو جاتا ہے **فرمایا** قہقہہ گناہ ہے اور قبرستان جائے گریہ ہے جو وہان ہنستا ہے مردے بزبان حال کہتے ہین اے غافل جو ہمپر گذرے اگر تجھے معلوم ہوتے تو تیرا پوست گل جاتا۔ **فرمایا** پانچ چیزون مین بہت ثواب ہے ۱ ماباپ کا منھہ دیکھنا کہ خوش ہون ۲ قرآن دیکھنا کہ اوس سے نور نظر زیادہ ہوتا ہے اور درد چشم سے محفوظ رہتا ہے ۳ زیارت علما کے جو اونکے چہرے کو اللہ کے لیے دیکھتا ہے ایک فرشتہ پیدا

ہوتا ہے جو ہمیشہ اسکے لیے مغفرت مانگا کرے ۴ زیارت
کعبہ شریف کی ہے ۵ اپنے پیر و مرشد کی زیارت کرنا چاہیے
کہ وہ پیر کے قول و فعل پر نظر رکھے جو فرمائے بجالائے اور خدمت
سے محرومی حاصل نہ کرے **فرمایا** حاجت روائی کے لیے
الحمد بکثرت پڑھنا چاہیے ہے اور **فرمایا** یہہ سورہ الحمد ہر مرض
کے لیے دوا ہے اس طرح فجر کو سنت و فرض کے درمیان
مین اسے پڑھکر مریض کے منہ پر دم کرے انشاء اللہ شفا
ہوگی۔ **فرمایا** جو کسی بھوکے کو کھانا کھلائیگا بروز قیامت
اوسکے اور دوزخ کے درمیان سات پردے پڑے ہونگے
ہر پردے کے درمیان پانسو برس کا فاصلہ ہے ــــ
فرمایا کہ ہمارے حضرت شیخ فرماتے تھے کہ اللہ تعالے اون بندونکو
دوست رکھتا ہے جسمین تین وصف ہوتے ہین ۱ سخاوت دریا
کی ایسی ۲ شفقت آفتاب کیطرح عالمگیر ۳ تواضع
زمین کیطرح **فرمایا** چار صفتین جوہر نفس ہین ۱ درویشی مین
اظہار غنا ۲ گرسنگی مین اظہار سیری ۳ غمین خوش رہنا ۴ دشمن سے بھی دوستی کرنا

ذکر وظائف فرمایا انبیا اولیا و مشائخ کے واسطے وظائف ہین
اسکے بعد ارشاد فرمایا جو کچھ وظائف بزرگان دین اور مشائخ سے
دستیاب ہوے ہین اونپر قائم ہون اور تمھین بھی وصیت کرتا ہون
کہ جو وظیفہ پونہچا ہو اوسی پر قائم رہو اسکے بعد فرمایا جب سوکر اُٹھو داہنی کروٹ
سے اُٹھو اور بسم اللہ الرحمٰن الرحیم پڑھو پھر وضو کرکے نماز پڑھنا ضروری
بعد فراغ نماز چند آیتین قرآنی بھی پڑھنا چاہیے اور نماز فجر پڑھکر
رو بقبلہ بیٹھا رہے اور دس مرتبہ کہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ
لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ
اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اسکے بعد تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ
لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پھر تین بار یہ
دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ مَا اخْتَلَفَ الْمَلَوَانُ وَتَعَاقَبَ
الْعَصْرَانُ وَتَکَرَّرَ الْجَدِیْدَانُ وَاسْتَصْحَبَ الْفَرْقَدَانُ وَالْقَمَرَانُ
بَلِّغْ عَلٰی رُوْحِ مُحَمَّدٍ مِّنَ التَّحِیَّۃِ وَالسَّلَامِ اور تین مرتبہ یا عزیز
یا غفور کہے اور تین مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

وَاللّٰهُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ اور تین مرتبہ کہے
اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ اسکے پیچھے کہے
سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ
لَآ اِلٰهَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ غَفَّارُ الذُّنُوْبِ سَتَّارُ الْعُیُوْبِ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ
کَشَّافُ الْکُرُوْبِ مُقَلِّبُ الْقُلُوْبِ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ اسکے بعد تین مرتبہ کہے
یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا سُبْحَانُ یَا سُلْطَانُ
یَا غُفْرَانُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
اسکے بعد تین مرتبہ کہے لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ یَا قَدِیْمُ
یَا دَائِمُ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا اَحَدُ یَا صَمَدُ یَا عَلِیْمُ یَا عَظِیْمُ یَا عَلِیُّ یَا نُوْرُ
یَا فَرْدُ یَا وِتْرُ یَا بَاقِیْ یَا حَیُّ یَا قَیُّوْمُ یَا حَیُّ اِقْضِ حَاجَتِیْ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ
وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ اسکے بعد نو دو نہ نام خدائے تعالیٰ کے پڑھے
اور بعد اوسکے نو دو نہ نام پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی پڑھے
اور وہ یہ ہیں مُحَمَّدٌ اَحْمَدُ حَامِدٌ مَحْمُوْدٌ قَاسِمٌ عَاقِبٌ
خَاتِمٌ حَاشِرٌ مَاحِیٌ دَاعِیٌ سِرَاجٌ مُنِیْرٌ بَشِیْرٌ نَذِیْرٌ هَادِیٌ
مَهْدِیٌ رَسُوْلُ الرَّحْمَۃِ نَبِیُّ طٰهٰ یٰسٓ مُزَّمِّلٌ مُدَّثِّرٌ صَفِیٌّ

خَلِيلٌ كَرِيمٌ حَبِيبٌ مَجِيدٌ مُصطَفٰى مُرتَضٰى مُختَارٌ نَاصِرٌ

قَائِمٌ حَافِظٌ شَهِيدٌ عَادِلٌ حَكِيمٌ اَحِيدٌ وَحِيدٌ قَيِّمٌ جَامِعٌ

مُتَّصِفٌ مُقفِىٌّ رَسُولُ المَلَاحِمِ رَسُولُ الرَّاحَةِ كَامِلٌ اَكمَلُ نُورٌ

حُجَّةٌ بَيَانٌ بُرهَانٌ مُؤمِنٌ مُطِيعٌ مُذَكِّرٌ وَاعِظٌ وَاحِدٌ

اَمِينٌ صَادِقٌ نَاطِقٌ صَاحِبٌ مَكِّيٌّ مَدَنِيٌّ اَبطَحِيٌّ عَرَبِيٌّ هَاشِمِيٌّ

قُرَشِيٌّ مُضَرِيٌّ اُمِّيٌّ عَزِيزٌ حَرِيصٌ رَءُوفٌ يَتِيمٌ طَيِّبٌ طَاهِرٌ

مُطَهَّرٌ فَصِيحٌ سَيِّدٌ مُتَّقِيٌّ اِمَامٌ بَارٌّ حَقٌّ مُبِينٌ اَوَّلٌ اٰخِرٌ

ظَاهِرٌ بَاطِنٌ رَحمَةٌ شَفِيعٌ مُحَرِّمٌ اٰمِرٌ نَاهٍ حَلِيمٌ شَهِيدٌ قَرِيبٌ

مُنِيبٌ وَلِيٌّ عَبدُ اللّٰهِ كَرَامَتُ اللّٰهِ اٰيَةُ اللّٰهِ وَسَلَّمَ تَسلِيمًا كَثِيرًا كَثِيرًا

بِرَحمَتِكَ يَا اَرحَمَ الرّٰحِمِينَ بعد اسکے اس درود کو تین مرتبہ پڑھے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبقٰى مِنَ الصَّلٰوةِ شَيءٌ وَارحَم عَلٰى

مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبقٰى مِنَ الرَّحمَةِ شَيءٌ وَبَارِك عَلٰى مُحَمَّدٍ حَتّٰى لَا يَبقٰى

مِنَ البَرَكَاتِ شَيءٌ بعد اسکے آیت الکرسی و سورۂ اخلاص پڑھے پھر تین

مرتبہ یہ آیت فَاِن تَوَلَّوا فَقُل حَسبِيَ اللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عَلَيهِ تَوَكَّلتُ

وَهُوَ رَبُّ العَرشِ العَظِيمِ پڑھے بعد اسکے تین مرتبہ یہ آیت آخر سورہ

بقر کی پڑھے رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ
وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا عَلَی
الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ بعد اسکے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِیْ
وَلِوَالِدَیَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِيْنَ
وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ
بعد اسکے تین مرتبہ یہ دعا پڑھے سُبْحَانَ الْاَوَّلِ مُبْدِیْ سُبْحَانَ الْبَاقِی
الْمُعِيْدُ اللّٰهُ الصَّمَدُ لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ اسکے بعد
تین مرتبہ یہ آیت پڑھے اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِكُلِّ
شَیْءٍ عِلْمًا بعد اسکے تین مرتبہ کہے تَوْبَةُ عَبْدٍ ظَالِمٍ ذَلِيْلٍ وَلَا يَمْلِكُ
لِنَفْسِهٖ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا مَوْتًا وَّلَا حَيٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا اسکے بعد
تین مرتبہ یہ دعا پڑھے اَللّٰهُمَّ يَا حَیُّ يَا قَيُّوْمُ يَا اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْاَلُكَ
اَنْ تُحْیِیَ قَلْبِیْ بِنُوْرِ مَعْرِفَتِكَ اَبَدًا يَا اَللّٰهُ يَا اَللّٰهُ بعد اسکے تین مرتبہ کہے
يَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ يَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ يَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ
يَا دَلِيْلَ الْمُتَحَيِّرِيْنَ يَا غِيَاثَ الْمُسْتَغِيْثِيْنَ اَغِثْنِیْ تَوَكَّلْتُ عَلَيْكَ
يَا رَبِّ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَيْكَ يَا رَبِّ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ

اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ مَا شَاءَ کَانَ وَلَمْ تَشَاءْ لَمْ یَکُنْ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ
اِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ بعد اسکے ایک مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ یَا مَنْ
یَمْلِکُ حَوَائِجَ السَّائِلِیْنَ وَیَعْلَمُ ضَمِیْرَ الصَّامِتِیْنَ فَاِنَّ لَکَ مِنْ
کُلِّ مَسْأَلَۃٍ مِّنْکَ سَمْعًا حَاضِرًا جَوَابًا عَتِیْدًا وَاِنَّ مِنْ کُلِّ صَامِتٍ
عِلْمًا نَاطِقًا فَاَعْطِنَا مَوَاعِیْدَکَ الصَّادِقَۃَ وَاَیَادِیْکَ الشَّامِلَۃَ وَرَحْمَتَہٗ
الْوَاسِعَۃَ وَنِعْمَتَکَ السَّابِقَۃَ اُنْظُرْ اِلَیَّ نَظْرَۃً بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ
بعد اسکے ایک مرتبہ کہے یَا حَنَّانُ یَا مَنَّانُ یَا دَیَّانُ یَا بُرْھَانُ یَا سُبْحَانُ
یَا غُفْرَانُ یَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ اور پھر تین مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ
بِاَسْمَائِکَ الْاَعْظَمِ اَنْ تُعْطِیَ مَا سَأَلْتُکَ بِفَضْلِکَ وَکَرَمِکَ یَا اَرْحَمَ الرّٰحِمِیْنَ
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فِی السَّمٰوٰتِ عَرْشُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فِی الْقُبُوْرِ
قَضَاؤُہٗ وَاَمْرُہٗ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ فِی الْبَرِّ وَالْبَحْرِ سَبِیْلُہٗ وَالْحَمْدُ
لِلّٰہِ الَّذِیْ لَا مَلَاذَ وَلَا مَلْجَاءَ اِلَّا اِلَیْہِ رَبِّ لَا تَذَرْنِیْ فَرْدًا وَّاَنْتَ
خَیْرُ الْوَارِثِیْنَ اور پھر تین مرتبہ کہے اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ
وَاَصْلِحْ اُمَّتَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ
اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ بعد اسکے تین مرتبہ کہے سُبْحَانَ اللّٰہِ مِلْاءَ الْمِیْزَانِ

وَمُنْتَہَی الْعِلْمِ وَزِنَۃَ الْعَرْشِ وَمَبْلَغَ الرِّضَاءِ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ اور ایک مرتبہ کہے رَضِيْتُ بِاللّٰہِ رَبًّا وَّبِالْاِسْلَامِ
دِيْنًا وَّبِالْقُرْاٰنِ اِمَامًا وَّبِالْكَعْبَۃِ قِبْلَۃً وَّبِالْمُؤْمِنِيْنَ اِخْوَانًا
اسکے بعد تین مرتبہ کہے بِسْمِ اللّٰہِ خَيْرِ الْاَسْمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْاَرْضِ
وَرَبِّ السَّمَاءِ بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَيْءٌ
وَّلَا فِي السَّمَاءِ وَھُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ اور بعد اسکے کہے کئی مرتبہ اَللّٰھُمَّ اَجِرْنَا
مِنَ النَّارِ يَا مُجِيْرُ کہے اور بعد اسکے دس مرتبہ کہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ اور بعد اسکے ایک مرتبہ کہے اَشْھَدُ اَنَّ
الْجَنَّۃَ حَقٌّ وَّالنَّارَ حَقٌّ وَّالْمِيْزَانَ حَقٌّ وَّالصِّرَاطَ حَقٌّ وَّالْمَوْتَ
حَقٌّ وَّالسُّوَالَ حَقٌّ وَّكَرَامَتَ الْاَوْلِيَاءِ حَقٌّ وَّمُعْجِزَۃَ الْاَنْبِيَاءِ
حَقٌّ فِي الدَّارِ الدُّنْيَا وَالشَّفَاعَۃَ حَقٌّ وَّالسَّاعَۃَ اٰتِيَۃٌ
لَّا رَيْبَ فِيْھَا وَاَنَّ اللّٰہَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُوْرِ
اسکے بعد ہاتھ اوٹھاوے اور گڑگڑا کر اپنے رب العزت سے
مدد چاہے اور یہ دعا پڑھے اَللّٰھُمَّ زِدْ نُوْرَنَا وَزِدْ حُضُوْرَنَا
وَزِدْ عِشْقَنَا وَزِدْ مُحَبَّتَنَا وَزِدْ قُبُوْلَنَا بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

نظم

جو خدا دوست اسکے عامل ہین | ذات پاک خدا سے واصل ہین
دین و دنیا مین کامیاب ہین وہ | خاکسار فلک جناب ہین وہ
گو بظاہر شکستہ حالی ہے | پیش حق رتبہ اونکا عالی ہے
کامیابی سے گو عنایت پیر | ہے نظر سکی لطف و رحمت پیر
جانتا دل مین گر یقین ہوتا | اپنے کرنے سے کچھ نہین ہوتا
چاہتے ہین جسے بلاتے ہین | عاشق بے خبر بناتے ہین
جسکو ہوتا ہے لطف ربانی | ہین سراپا وہ جسم نورانی
یہ بہی ہے حکم سے بلا آؤ | اپنے بیگانے سے نکل آؤ
حضرت عشق کا یہ ہے فرمان | چاہتے ہو تو کرو نثار جان
دین و دنیا سے ہاتھ دہو بیٹھے | جسکو چاہا وہ سبکچھ ہو بیٹھے
آنے والے جدھر سے آئے ہین | مرتبے جسسے سب نے پائے ہین
ہو اوسے راہ سے قدم بازی | یہان نہین کار زور و دم بازی

ذکر بعض کرامات حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ

پلا ساقیا وہ شراب طہور | کہ ہون ذوق عرفان سے حاصل سرور
کھلا دو کوئی گل کرامات کا | دکھا سبز باغ اک طلسمات کا

آپ خود فرماتے ہین کہ ایک روز کعبہ معظمہ مین مشغول ذکر
تھا ہاتف غیب نے آواز دی اے معین الدین ہم تجھسے خوش
ہوے اور تیرے گناہ بخشدیئے مینے عرض کیا الٰہی اپنے فضل
و کرم سے تونے مجکو بخشدیا اب امید یہ ہے کہ میرے مرید اور میرے
مریدون کو بھی بخشدے آواز آئی ہمنے تیرے مریدین اور مریدان
مریدون کو بھی بخشا ۵ اے خدا قربان احسانت شوم + این چہ احسان
ست قربانت شوم + مذکور ہے کہ جب آپ قرآن مجید ختم
فرماتے تھے غیب سے آواز آتی تھی کہ ہمنے قبول کیا نقل ہے
کہ ایک روز حضرت خواجہ عثمان ہارونی قدس سرہ نے حضرت کو
اپنے مقام پر بٹھایا اور بطریق نصیحت فرمایا کہ اے معین الدین خرقہ
درویشونکا تونے پہنا ہے افعال بھی درویشونکے اختیار کر وہ یہ
ہین کہ فقر و فاقہ رنج و محنت غم و شادی ان سبکو یکسان جانے اور
بلا و مصیبت پر صبر کرے غریبون اور مسکینون کے ساتھ صحبت
رکھے اور اہل دنیا سے پرہیز کرے جب حضرت خواجہ عثمان اس
کلام کو ختم کر چکے حضرت کا ہاتھ پکڑ کر مشغول بدعا کیا۔ اور کہا کہ اے

اللہ معین الدین کو قبول فرمایا اور مقرب اپنے بارگاہ کا کر آواز آئی
کہ ہمنے اسکا نام زمرہ محبوبوں مین لکھدیا اور سر گروہ مشائخ کیا۔
نقل ہے کہ بغداد مین آٹھہ آدمی فرقہ مجوس سے نہایت مرتاض
تھے بعد چھہ چھہ مہینے کے ایک لقمے سے افطار کرتے اور خبرین
غیب کی بیان کیا کرتے وہانکے آدمی اسبات پر اونکے معتقد
تھے ایک روز وہ آٹھون حضرت کی خدمت مین حاضر ہوے
نگاہ مبارک حضرت اون سے چار ہوئی بغور نگاہ مبارک پڑتی ہی
کے ہیبت مین اگر قدم مبارک پر گر پڑے پس فرمایا حضرت نے
کہ اے بے دینو تم اگ پوجتے ہو اوسکی پرستش کیون نہین کرتے
جس نے اگ کو پیدا کیا اونھون کہا کہ ہم عزت اور پرستش اگ
کی اسوجہ سے کرتے ہین کہ قیامت کے دن ہمکو اس سے کام
پڑیگا یہ ہمکو نہ جلائیگی حضور نے فرمایا کہ تمھاری سراسر غلط فہمی اور
جہالت ہے اگر اوس معبود حقیقی کی بندگی کروگے تو دنیا مین
عزت پاوگی اور عقبی امین آتش دوزخ سے بچوگی آتش پرستون نے
کہا کہ تمام عمر حق تعالی کی آپنے پرستش کی اگر کچھہ ضرر آگ نہیں پاے

تو ہم سب ایمان لاتے ہین آپنے فرمایا کہ آگ ہماری کفش بھی
جلا نہین سکتی یہہ فرماکر نعلین شریف کو حضرت نے آگ مین ڈال دیا
اور حکم کیا کہ خبردار اے آگ کفش معین الدین کو داغ نہ لگے آگ سرد
ہوگئی جب یہہ معاملہ آتش پرستون نے دیکھا فورًا ایمان لائے اور
حضرت کی دست حق پرست پر بیعت کرکے مرتبہ ولایت سے فائز
ہوئے **نقل** ہے ۔ کہ ایام سیاحت مین آپ ایک ایسے مقام پر
پہونچے کہ بالکل کفرستان تھا آپکے جانیکی کفارون کو خبر ہوئی
کہ یہان کچھ مسلمان آئے ہین تلوارین کھینچکر دوڑے اور حضرت کے
قریب آئے جیسے ہی چہرہ مبارک پہ نظر پڑی چلانے اور فریاد کرنے
لگے کہ اے شیخ ہمارے حال خراب پر رحم کر ہم سب فرمانبردار ہین
اور ایمان لاتے ہین حضرت نے کلمہ شہادت اونکو پڑھایا اور
سب ایمان لائے آپکی قدم مبارک کی برکت سے تمام کفار اوس بستی کے
مشرف بایمان ہوئے اسیطرح حضرت کے طفیل سے اکثر کفار اجمیر مین بھی مسلمان ہوئے
اور باقی جو مشرف بایمان نہوئے تھے وہ نذر نیاز جزیہ دینا قبول کیا چنانچہ ابتک وہی
رسم جاری ہے راجگان ہنود تو اگر نذرین بھیجتے ہین —

ایک وقت حضرت خواجہ مشغولی یاد میں بیٹھے تھے ایک مرید آپکے
پاس آیا اور بیان کیا کہ بادشاہ یہاں کا ہمکو شہر بدر کرتا ہے اور کہتا ہے
کہ تم اس شہر سے نکل جاؤ اور مین بیقصور ہون حضرت نے پوچھا
کہ وہ بادشاہ کہان ہے اوس مرید نے کہا کہ باہر شہر کے واسطے سیر کے
گیا ہے فرمایا کہ جا ساتھ صحت و تندرستی کے کسو اسطے کہ بادشاہ
اسوقت اپنے گھوڑے سے نیچے گرا اور مر گیا پس وہ شخص کلام حضرت
سنکر باہر آیا بادشاہ کے مرنیکی خبر اسنے سنی اور خوش و خورم اپنے گھر گیا
اور حضرت بختیار اوشی کہتے ہین کہ بیس برس تک حضرت کی خدمت
مین رہا مین نے کبھی حضرت کو اپنی صحت و تندرستی کی دعا کرتے نہ دیکھا
بلکہ بار بار یہ سنا ہے کہ فرماتے ہین اے اللہ درد اور مصیبت اور غم
مجھکو عنایت فرما ایکدن مینے پوچھا کہ یا حضرت یہ کیسی دعا ہے
ارشاد کیا کہ ارحم الرحمین آفرینندہ آسمان و زمین اہل اسلام
کو جو درد اور اندوہ مرحمت فرماتا ہے نشانی درستی ایمانکی ہے اور
وہ شخص گناہوں سے ایسا پاک ہوتا ہے جیسے کہ اپنے مان کے
پیٹ سے پیدا ہوا حضرت قطب الدین بختیار اوشی قدس سرہ

فرماتے ہین کہ ایکدن مین اور شیخ اوحد الدین کرمانی اور شیخ
شہاب الدین سہروردی خدمت مین حضرت پیر مرشد کے حاضر
تھے دیکھا مینے کہ شمس الدین التمش تیر اور کمان ہاتھہ مین لیے
ہوے اوس طرف سے نکلے حضرت نے اونکو دیکھا اور فرمایا کہ یہہ
لڑکا دہلی کا بادشاہ ہوگا پس جو آپنے فرمایا تھا وہ پیش آیا ایک دن
حضرت خواجہ ایک جماعت مین تشریف رکھتے تھے اور فقر اور
سلوک کا ذکر فرما رہے تھے یکایک داہنی طرف نظر اوٹھا کر دیکھا
اور اوٹھ کھڑے ہوے پھر بیٹھہ گئے اسی طرح چند مرتبہ کیا
حاضرین مجلس حیران ہوے کسیکو اتنی جرات نہوئی کہ یہہ راز
دریافت کرے جب محفل برخاست ہولی حضرت قطب الدین
نے خواجہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ یہہ نشست برخاست
کیسی تھی فرمایا کہ اوس طرف تربت مقدس حضرت پیر دستگیر
خواجہ عثمان ہارونی رضی اللہ عنہ تھی جب اوس طرف
میری نظر پڑتی مرقد معظم نظر آتا مین بے اختیار مین کھڑا ہوجاتا اور حضرت
خواجہ کبھی نہین سوتے تھے اور وضو ایکا بدستور رہتا

ذکر بعض خلفاء سلسلہ حضرت خواجہ بزرگ

اگرچہ مرید و خلفاء حضرت خواجہ بزرگ رحمۃ اللہ علیہ کے بہت ہین
لیکن وہ نعمت خاص جو چند خلفا کو مرحمت ہوی ہر ایک کو حاصل
نھین ہوا وہ یہہ ہین از انجملہ خلفاے نامدار سر گروہ مشائخ کبار
حضرت خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی قدس اللہ سرہ العزیز
اسم شریف آپکا بختیار اور لقب قطب الدین ہے اور مولد آپکا
اوش ایک قصبہ ہے ولایت ماوراء النھر مین آپکی پدر بزرگوار
کا نام کمال الدین احمد موسی تھا آپکے والد ماجد نے آپکی طفولیت
مین انتقال فرمایا جب سن شریف آپکا پانچ برس کا ہوا آپکی
والدہ ماجدہ نے واسطے تعلیم قرآن مجید کے ایک معلم کے پاس ہمراہ ایک
مرد صالح کے بھیجا راہ مین حضرت خضر علیہ السلام سے ملاقات ہوئی
وہ حضرت کو اپنے ہمراہ لیگئے اور واسطے تعلیم کے ابو حفص
کے سپرد کیا اور فرمایا کہ یہہ لڑکا خاندان بزرگ سے ہے
اس لڑکے کی تعلیم کرو شیخ ابو حفص نے منظور کیا اور حضرت سے

فرمایا کہ یہہ شخص جو تمکو میرے پاس لائے خضر علیہ السلام
تھے الحاصل ابو حفص رحمۃ اللہ علیہ آپکو بہت عزیز رکھتے اور
تربیت مین بدل و جان مصروف رہتے آپکو شیخ ابو حفص کی
برکت سے جسقدر علم ظاہری اور باطنی تھے حاصل ہوئے
بعد ازان حضرت خواجہ بزرگ قدس اللہ سرہ وہان تشریف
لائے حضرت خواجہ قطب الدین نے خرقہ خلافت زیب تن
کیا اور قصبہ اوش سے بغداد کیطرف تشریف لیے گئے شیخ الشیوخ
شیخ شہاب الدین سہروردی و شیخ اوحد الدین کرمانی و غیرہم سے
ملاقات کی اور سنا کہ خواجہ بزرگ ہندوستان مین گئے آپ بھی
اور شیخ جلال الدین تبریزی جانب ہندوستان جاکر ملتان
گئے وہان شیخ بہاؤالدین زکریا سے ملاقات کی اور چند روز
آپکی صحبت مین رہے انھین ایام مین غنیم نے ملتان کا محاصرہ
کیا اہل شہر و قلعہ والے پریشان ہوکر حضرت کے پاس آئے
اور خواستگار طلب دعائے امن کے ہوئے حضرت نے
ایک تیر پر کچھ پڑھکر انکو دیا اور فرمایا کہ شام کے وقت اس تیر کو

غنیم کے لشکر پر پھینک دینا بس ویسا ہی کیا گیا دشمن خود
بخود بھاگ گئے ساکنان شہر نے نجات پائی مذکور ہے کہ حضرت
شیخ فریدالدین شکر گنج ملتان میں حضرت خواجہ قطب الدین
قدس سرہ کی بیعت سے مشرف ہوئے حضرت قطب الاولیا
دہلی سے ہوکر بموضع کیلوکھیری تشریف لائے سلطان شمس الدین
اوس زمانہ میں دہلی میں تھے حضرت نے استقبال کیا اور رہنے
کی جگہ دی حضرت متصل شہر آکر ملک عزالدین کی مسجد میں
فروکش ہوئے شیخ محی عطا المعروف بہ قاضی حمیدالدین بھی اکثر
آئے وفات حضرت قطب الاولیا کی ۶۳۴ھ ہجری ۱۴ ربیع الاول
روز دوشنبہ ہوئے ۲ شیخ حمیدالدین صوفی ناگوری یہ بھی خلفائے
خواجہ معین الدین سے ہیں اور سلطان التارکین اونکا لقب ہوا اور
وفات اونکی ۶۷۳ھ ہجریہ میں ۱۹ ربیع الثانی میں ہوئی ۳ حضرت
شیخ فریدالدین مسعود اجودہنی معروف بہ شکر گنج بھی آپکے خلفا سے
ہیں وفات آپکی پنجم محرم ۶۶۴ھ ہجریہ میں دوشنبہ کے روز واقع
ہوئی ۴ حضرت شیخ نظام الدین محمد بدایونی یہ بھی آپکے خلفا

میں تھی بر وقت وفات شریف حضرت نصیر الدین محمود
کو طلب فرمایا اور کچھہ چیزیں خرقہ و تسبیح وغیرہ عنایت کیں اور
رہگرائے عالم بقا ہوئے وفات آپکی ۱۸ ربیع الثانی روز چہار
شنبہ ۷۲۵ ہجری کو ہوی ۵ حضرت شیخ المشائخ نصیر الدین محمود
اودہی المعروف بہ چراغ دہلی اکابر دین و بزرگان صاحب
یقین و جملۂ خلفائے صادقین سے ہیں وفات شریف آپکی
۱۸ رمضان المبارک شب جمعہ ۷۵۷ ہجری میں واقع ہوئی
مزار شریف باہر دہلی کے ایک پہاڑی پر ہے۔

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ نسخہ معتبر کتب تاریخ و ملفوظات
حضرت خواجہ بزرگ ولی ہند معین چشتی رحمۃ اللہ
علیہ منتخب کرکے چھاپا گیا اللہ تعالیٰ
سالکین طریق
اور اصحاب تحقیق کو اس سے نفع عنایت کرے دینی

فی تصنیف اس کتاب کا حاجی محمدان بن بہادر